بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ربوہ

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد نمبر ۳۲ | بدھ ۱۶ شوال ۱۴۰۳ھ، ۲۷ وفا ۱۳۶۲ ہش، ۲۷ جولائی ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲۶ وفا رجولائی: حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"طبیعت سر درد اور بلڈ پریشر کی وجہ سے ناساز ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولیٰ کریم رحیم و رحمان اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کے بابرکت شعائر اللہ وجود کو کامل صحت و تندرستی عطا کرے اور اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

■- ہمارے تنزانیہ مشن کے انچارج مکرم مقبول احمد صاحب کی طبیعت کچھ عرصہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ جس کی وجہ سے خاصی کمزوری ہو گئی ہے۔ احباب اپنے اس مجاہد بھائی کی کامل شفایابی اور صحت و تندرستی کے لیے دعا کریں۔ جزاکم اللہ

(بشیر احمد رفیق ایڈیشنل وکیل التبشیر)

■- خاکسار کی والدہ محترمہ اہلیہ چوہدری مظفر الدین صاحبؓ کا فیصل آباد میں پتہ کا اپریشن ہوا تھا۔ جو خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ تاہم بعد میں کچھ انفیکشن ہو گئی ہے اس لئے فکر ہے۔ افراد خاندان حضرت مسیح موعود، بزرگان سلسلہ، احباب کی خدمت میں ان کی کامل اور جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار مغفور احمد قمر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حافظ آباد

برمنگھم (انگلستان) میں جلسۂ یومِ خلافت

۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد حسب بشارات جماعت احمدیہ میں خلافت کا قیام عمل میں آیا تھا۔ قدرتِ ثانیہ کے ظہور کی نسبت سے اس روز جماعت احمدیہ اللہ کی اس نعمت پر خدا کا شکر بجالاتی ہے۔ خلافت کے بارہ میں مختلف عناوین پر لیکچر ہوتے ہیں ذکر فان الذکر تنفع المومنین کے ارشاد خداوندی کے تحت اللہ کے احسانات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ برمنگھم انگلستان سے

(باقی صفحہ ۸ پر)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھ دینے والوں کو بخشا اور شہر سے نکالنے والوں کو امن دیا

آپؐ نے ہمدردیٔ بنی نوعِ انسان کے لئے اپنی جان کو وقف کر دیا تھا

"وہ مصیبتوں کا زمانہ جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تیرہ برس تک مکہ معظمہ میں شاملِ حال رہا اس زمانہ کی سوانح پڑھنے سے نہایت واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اخلاق جو مصیبتوں کے وقت کامل راستباز کو دکھلانے چاہئیں۔ یعنی خدا پر توکل رکھنا اور جزع فزع سے کنارہ کرنا اور اپنے کام میں سست نہ ہونا اور کسی کے رعب سے نہ ڈرنا ایسے طور پر دکھلا دیئے جو کفار ایسی استقامت کو دیکھ کر ایمان لائے۔ اور شہادت دی کہ جبتک کسی کا پورا بھروسہ خدا پر نہ ہو۔ تو اس استقامت اور اس طور سے دکھوں کی برداشت نہیں کر سکتا۔ اور پھر جب دوسرا زمانہ آیا۔ یعنی فتح اور اقتدار اور ثروت کا زمانہ تو اس زمانہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق عفو اور سخاوت اور شجاعت کے ایسے کمال کیساتھ صادر ہوئے جو ایک گروہ کثیر کفار کا انہیں اخلاق کو دیکھکر ایمان لایا۔ دکھ دینے والوں کو بخشا اور شہر سے نکالنے والوں کو امن دیا انکے محتاجوں کو مال سے مالا مال کر دیا۔ اور قابو پاکر اپنے بڑے بڑے دشمنوں کو بخش دیا۔ چنانچہ بہت سے لوگوں نے آپؐ کے اخلاق کو دیکھ کر گواہی دی کہ جبتک کوئی خدا کی طرف سے اور حقیقۃً راستباز نہ ہو۔ یہ اخلاق ہرگز دکھا نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ کے دشمنوں کے پرانے کینے یک لخت دور ہو گئے۔ آپؐ کا بڑا بھاری خلق جس کو آپؐ نے ثابت کر کے دکھلا دیا وہ خلق تھا جو قرآن مجید میں ذکر فرمایا گیا۔ اور وہ یہ ہے قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ یعنی ان کو کہہ دے میری عبادت اور میری قربانی اور میرا مرنا اور میرا جینا خدا کی راہ میں ہے یعنی اس کا جلال ظاہر کرنے کیلئے اور نیز اسکے بندوں کے آرام دینے کیلئے ہے تا میرے مرنے سے انکو زندگی حاصل ہو ..... اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعی ہمدردی اور محنت اٹھانے سے بنی نوع کی رہائی کے لئے جان کو وقف کر دیا تھا"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۸)

"... حقیقی شجاعت کی جڑ صبر اور ثابت قدمی ہے اور ہر ایک جذبہ نفسانی یا بلا جو دشمنوں کی طرح حملہ کرے۔ اس کے مقابلہ پر ثابت قدم رہنا اور بزدل ہو کر بھاگ نہ جانا یہی شجاعت ہے۔ سو انسان اور درندہ کی شجاعت میں بڑا فرق ہے۔ درندہ ایک ہی پہلو پر جوش اور غضب سے کام لیتا ہے اور انسان جو حقیقی شجاعت رکھتا ہے وہ مقابلہ اور ترکِ مقابلہ میں جو کچھ قرین مصلحت ہو وہ اختیار کر لیتا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۴۴-۴۶)

احباب اپنے تاثرات بھجوائیں

امسال احباب جماعت احمدیہ نے عید الفطر ایک نئے جذبے سے منائی۔ جو احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اس روز غرباء کے گھروں میں گئے اور ان کے ساتھ میل ملاقات کے ذریعہ عید الفطر منائی وہ اپنے تاثرات جلد تر الفضل کو ارسال کریں تا کہ روحانی لطف و مسرت حاصل کرنے کے ایک نئے تجربہ میں جملہ قارئین کو شریک کیا جا سکے۔ (ادارہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۶ شوال ۱۴۰۳ھ

۲۷ وفا ۱۳۶۲ ہش

خوشی اور مسرت کے دو مختلف اور متضاد پیمانے

مادی خوشیوں اور روحانی خوشیوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے اس لئے کہ دونوں خوشیوں کے پیمانے ہی مختلف ہیں۔ جو چیز اہل دنیا کے لئے خوشی کا موجب ہوتی ہے اُس میں اہل اللہ کے لئے خوشی کا کوئی پہلو نہیں ہوتا۔ برخلاف اس کے جو چیز دنیا والوں کے لئے رنج اور کبیدہ خاطری کا موجب ہوتی ہے۔ بسا اوقات خدا والوں کے لئے اسی میں بے انداز خوشی اور راحت مضمر ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر دنیا والے زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کرتے اور اسے اپنی ذات پر خرچ کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ برخلاف اس کے خدا والے "اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے خوشی اور راحت محسوس کرتے ہیں" ایک مال ہی پر کیا منحصر ہے۔ اپنی ہر چیز حتیٰ کہ جان تک خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے وہ تیار رہتے ہیں اور جب بھی انہیں اس کا موقعہ ملتا ہے ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں رہتا۔

دنیا داروں اور خدا والوں کی خوشی کے باہم مختلف بلکہ متضاد پیمانوں پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ دنیا والے اس دنیا کی زندگی اور اس کے عیش و آرام کو ہی اپنی زندگی کا مقصد سمجھتے ہیں اور جب انہیں یہ عیش و آرام میسر آجاتا ہے تو اس بات سے بڑے خوش اور مطمئن ہوتے ہیں کہ انہیں ان کی زندگی کا مقصد مل گیا ہے۔ مومنوں کی حالت اس سے بہت مختلف ہوتی ہے وہ کہتے ہیں کہ انہیں مادی عیش و آرام ملے یا نہ ملے اللہ کی رضا اور آخرت کی دائمی خوشی اور خوشحالی میسر آجائے۔ اس کی خاطر وہ مادی خوشیوں کو قربان کر دکھاتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ پہلے دنیا والوں کے مطمح نظر اور اس کے حصول پر ان کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝ (یونس آیات ۸، ۹)

ترجمہ:۔ جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے اور اس ورلی زندگی (اور یہاں کے فانی عیش و آرام) پر راضی ہو گئے ہیں اور اس پر انہوں نے اطمینان پکڑ لیا ہے اور پھر جو لوگ (دنیوی عیش و آرام میں انہماک کی وجہ سے) ہمارے نشانوں سے غافل ہو گئے ہیں ان سب کا ٹھکانا ان کی اپنی کمائی کی وجہ سے یقیناً دوزخ کی آگ ہے۔

برخلاف اس کے چونکہ مومنوں کی تمام تر خوشی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول میں ہوتی ہے۔ اس لئے وہ دنیا کی خوشیوں کو چنداں اہمیت نہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی یاد میں محو رہتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایسا اطمینان قلب عطا کرتا ہے اور ایسی خوشی ان کے لئے مقدر کر دیتا ہے کہ وہ جس حال میں بھی ہوں دم نقد بہشت میں ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی ان کا ٹھکانا بہشت ہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کافروں کے مقابلہ میں مومنوں کی اس یکسر مختلف حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یَهْدِیْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِیْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۝ دَعْوٰىهُمْ فِیْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

(یونس آیات ۱۰، ۱۱)

ترجمہ:۔ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اور مناسب حال عمل کئے انہیں ان کا رب ان کے ایمان کی وجہ سے (کامیابی کے راستہ کی طرف) ہدایت دے گا اور آسائش والی جنتوں میں انہی کے (تصرف کے) نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ ان جنتوں میں (خدا کے حضور) ان کی پکار یہ ہوگی کہ اے اللہ تو پاک ہے اور ان کی (ایک دوسرے کے لئے) دعا یہ ہوگی (کہ تم پر ہمیشہ کے لئے) سلامتی ہو اور سب سے آخر میں وہ بلند آواز سے یہ کہیں گے کہ اللہ ہی سب تعریفوں کا مستحق ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

کافروں اور مومنوں کے خوشی کے ان مختلف و متضاد پیمانوں کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہ ذکر کیا ہے۔ ایک اور جگہ اہل دنیا کے خوشی کے معیار کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ؕ وَفَرِحُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝

(الرعد آیت ۲۷)

ترجمہ:۔ اللہ جس کے لئے پسند کرتا ہے رزق کو فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اور یہ لوگ (یعنی دنیا کے آرام پر مرمٹنے والے) اس ورلی زندگی پر ہی خوش ہو گئے ہیں۔ حالانکہ ورلی زندگی آخرت کے مقابلہ میں محض ایک وقتی سامان ہے۔

ایسے لوگوں کے لئے ایک پیسہ بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا دوبھر ہوتا ہے انہیں اس سے خوشی نہیں ہوتی بلکہ دکھ پہنچتا ہے۔ برخلاف اس کے اہل ایمان کا خوشی کا پیمانہ بالکل مختلف ہوتا ہے وہ اپنے مال اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں خرچ کر کے خوش ہوتے ہیں اور اس بات پر مطمئن رہتے ہیں کہ انکی عاقبت محمود ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ اپنے ان خاص بندوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ (التوبہ آیت ۱۱۱)

ترجمہ:۔ اللہ نے مومنوں سے ان کے مالوں اور ان کی جانوں کو (اس وعدہ کے ساتھ) خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔

اللہ تعالیٰ ایسے مومنوں سے کہتا ہے کہ تم نے یہ بہت ہی اچھا سودا کیا ہے اس لئے اپنے سودے پر خوش ہو جاؤ۔ چنانچہ اسی آیت میں مزید فرماتا ہے:۔

فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِكُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ (التوبہ آیت ۱۱۱)

ترجمہ:۔ پس (اے مومنو!) اپنے اس سودے پر خوش ہو جاؤ جو تم نے کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

الغرض کافروں اور مومنوں کے خوشی کے پیمانے یکسر ایک دوسرے سے مختلف بلکہ متضاد ہوتے ہیں۔ کافروں کو اگر اپنا مال دوسروں پر خرچ کرنا پڑے تو یہ امر ان کے لئے کبیدہ خاطری کا موجب ہوتا ہے۔ برخلاف اس کے مومن دوسروں پر اپنا مال خرچ کر کے خوش ہوتے ہیں بلکہ ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں رہتا۔ انہیں اس سے ایسی مسرت حاصل ہوتی ہے کہ جس کے آگے مادی مسرت کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔

امسال عید الفطر غیر معمولی رنگ میں ویسی ہی بے حساب روحانی مسرتیں ہمارے لئے لے کر آئی۔ اس پر ہم آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۴ آخری

احمدیہ مشن گیمبیا کی تاریخ کا پہلا باب

محترم چوہدری محمد شریف صاحب
سابق مبلغ گیمبیا

گیمبیا میں آمد

۹ مارچ کی رات کو سالٹ پانڈ سے اور دوسرے دن صبح سویرے اکرا سے روانہ ہو کر راستہ میں ابی جان (آئیوری کوسٹ) رابرٹس فیلڈ (لائبیریا) فری ٹاؤن (سیرالیون) میں ٹھہرتا ہوا اور خدا تعالیٰ کی وسیع و عریض ملکوت کو دیکھتا ہوا دس مارچ ۱۹۶۱ء (مطابق ۲۳ رمضان ۱۳۸۱ھ) بروز جمعہ عصر کے وقت باتھرسٹ (اب بانجل) کے چھوٹے سے غیر ہموار ریتلے ہوائی مستقر میں جو باتھرسٹ سے ۱۸ میل دور ہے۔

رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مَنْزِلًا مُّبٰرَکًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ۔

کے الفاظ میں دعا کرتا ہوا اترا۔ یہ جہاز (جو غانا ایئر ویز کا تھا) نسبتاً چھوٹا تھا۔ اور اس کا پاسبان (پائلٹ) روسی تھا سواریاں بھی کم ہی تھیں۔ زیادہ "سفید" (یورپین) اور کم "سیاہ" (افریقین) تھے اس لیے میں نے سب سے پیچھے اترنا مناسب سمجھا۔ کیونکہ یہ تو مجھے علم ہی تھا کہ یہاں میرا استقبال کرنے والا کون ہوگا؟ گو برادرم سیفی صاحب نے پریذیڈنٹ صاحب جماعت گیمبیا

M. H. M. KEITA

کو میرے گیمبیا میں آنے کی تاریخ کی بذریعہ تار اطلاع دی تھی۔ مگر وقت پر اطلاع مل جانا اور کسی کا استقبال کے لیے آنا دونوں باتیں غیر یقینی تھیں۔

ابھی میں جہاز کے بیرونی دروازہ میں کھڑا ہی ہوا تھا کہ ایک نوجوان نے جس نے سر پر رومی ٹوپی اور انگریزی سوٹ پہنا ہوا تھا اور ہاتھ میں کیمرہ تھا۔ مجھے زمین پر سے فوجی انداز میں سلام کیا اور میرا فوٹو کھینچ لیا۔ ان کی اقتدا میں جو پولیس کے باوردی سپاہی وہاں آن ڈیوٹی موجود تھے انہوں نے بھی سلامی دی۔ اور میں نے دونوں کے سلاموں کا جواب دیدیا۔ مگر دل میں سوچنے لگا یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے؟

اب پورٹ کے جنگلے سے باہر نظر پڑی تو وہاں بھی دس بارہ اصحاب کھڑے ہیں اور ہاتھ ہلا ہلا کر ہدیہ سلام بھیج رہے ہیں! ان دونوں مناظر کو دیکھ کر مجھے جو خوشی اور اطمینان حاصل ہوا ہوگا۔ اس کا کون اندازہ لگا سکتا ہے؟

میرے زینہ جہاز سے زمین پر قدم رکھتے ہی پہلا نوجوان آگے بڑھا اور اسی فوجی انداز میں سلام کیا۔ مصافحہ کیا اور کہا کہ میرا نام (عُمَر وَلی جُوف) ہے اور میں جماعت احمدیہ کا ممبر ہوں اور ہم یہاں آپ کے استقبال کے لیے آئے ہوئے ہیں۔ آپ یہاں ایک لحظہ تشریف رکھیں۔ ایک اور فوٹو آپ کا جہاز کے پاس بھی لینا چاہتا ہوں فوٹو لینے کے بعد وہ میرے ساتھ ہو گئے۔

اب جو پولیس کے آدمی وہاں تھے وہ ہمیں سلامی دیتے تھے (جس کا سبب یہ تھا کہ گیمبیا کی سرزمین میں سب سے پہلے میرا استقبال کرنے والے سی آئی ڈی پولیس کے ایک بڑے عہدہ کے افسر ہیں اس لیے سب پولیس والوں کا فرض تھا کہ وہ ان کو باقاعدہ فوجی سلام کریں اور حسب قاعدہ جس شخص کو ان کا افسر سلام کرے وہ بھی اسے سلامی دیں)۔

ہوائی مستقر کے دروازہ پر ہمارے دس بارہ دوسرے بھائیوں نے بھی جن میں سے کچھ احمدی اور کچھ ان کے دوست تھے خوش آمدید کہا۔ جن میں سے برادران امین صاحب، غوث مصطفےٰ (کیٹا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گیمبیا) جبریل سعید صاحب علی مختار باصاحب (پرنسپل کسٹم آفیسر گیمبیا) ابراہیم آلیو صاحب اور آنریبل اسماعیل بن ابراہیم جوب صاحب ممبر ہاؤس آف ریپریزنٹیٹو (REPRESENTATIVE) گیمبیا و کونسلر باتھرسٹ ٹاؤن کونسل (جنہیں میرے یہاں پہنچنے کے ایک ہفتہ بعد ایک وزارت پیش کی گئی شامل تھے۔ چونکہ برادران عمر جوف صاحب علی باصاحب کیٹا صاحب اور آنریبل جوب صاحب خاص ممتاز شہری اور آفیسر تھے۔ اس لیے افسران پورٹ نے ہمیں چند منٹوں میں ہی فارغ کر دیا۔ پورٹ سے باہر نکلے تو ایک سالم بس ہمارے انتظار کھڑی تھی جسے یہ خدا تعالیٰ کے خاص بندے اپنے ساتھ لائے تھے۔

بس میں سوار ہونے سے قبل ایک اور فوٹو لیا گیا۔ اور ہم باتھرسٹ شہر کی طرف روانہ ہوئے۔ موسم بھی معتدل تھا اور یہاں آتے ہی یہ اندازہ بھی ہوا کہ یہاں سرکاری زبان انگریزی ہے اس لیے انگریزی سے بھی کام چل سکتا ہے۔ یہ ایک اور اطمینان کا سبب تھا۔

جب ہم شہر کی حدود میں پہنچے۔ جس کی آبادی جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے بیس بائیس ہزار کے قریب ہے اور جو ایک چھوٹے سے جزیرہ میں واقعہ ہے۔ تو یہ بس اچانک ایک جلوس کی شکل اختیار کر گئی اور سب برادران کلمہ توحید و رسالت (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ) اونچی آواز سے پڑھنے لگے اور سارے شہر کا چکر لگایا اور انکا ان کے رسم و رواج کے مطابق یہ مطلب تھا کہ ان کے شہر میں ایک بڑا "آدمی" (BIG MAN) مہمان اترا ہے!

سارے شہر کا چکر کاٹنے کے بعد شہر کے ایک بیرونی حصہ میں برادرم امین ولی جی صاحب (LAMIN W. NJIE) کے مکان پر مغرب کے وقت فروکش ہوئے جہاں برادران جبریل سعید صاحب بھی نزیل تھے۔ متعدد احباب نے اپنی اپنی زبان میں کھڑے ہو کر تقریریں کیں اور اھلاً وَّسھلاً وَّمرحبًا کہا اور میں نے سب سے پہلے دو رکعت نفل ادا کیے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ظاہری طور پر بھی شکر ادا کیا دل تو جہاز سے نازل ہوتے ہی اس کی درگاہ پر سجدہ ریز تھا۔ فالحمد للہ رب العالمین احسن المحسنین

گیمبیا میں احمدیہ مشن کا قیام

دوسری صبح سے رمضان کے روزے رکھنا تراویح پڑھانا اور قرآن شریف کا درس دینا بھی شروع کر دیا۔ عید الفطر کے روز تک پاسپورٹ سے متعلق امور کی تکمیل بھی ہوئی اور شہر کے مختلف معززین بھی خوش آمدید کہنے کے لیے آتے رہے اور میں نے بھی کئی معززین سے ان کے مکانوں دکانوں اور دفتروں میں ملاقاتیں کیں اور احمدی احباب کے ساتھ بانجل میں پہلی عید الفطر گھر سے باہر شہر سے باہر سمندر کے کنارہ پر ادا کی گئی۔

وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ۔

جس مکان میں میں فروکش ہوا تھا یا مجھ سے پہلے برادرم جبریل سعید صاحب مقیم تھے اور ان سے پہلے برادرم حمزہ ثناء اللہ صاحب پنشنر آکر مقیم ہوئے تھے وہ پرانی افریقن طرز کا یعنی بانس کی سرکیوں سے بنا ہوا تھا اور اسی پلاٹ میں چھ سات اور بھی عیالدار گھر تھے۔

یکم اپریل ۶۱ء سے ایک نئی طرز کا بنا ہوا عمدہ مکان شہر کے ایک مناسب حصہ میں کرایہ پر لیا گیا اور اس طرح گیمبیا کے دارالخلافہ بانجل میں خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ کے عہد سعادت مہد میں دعائیں کرتے ہوئے اور حضور ہی کے الفاظ میں یہ کہتے ہوئے

"آغاز تو میں کر دوں انجام خدا جانے"

احمدیہ مشن قائم کر دیا گیا ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ۔ والحمد للہ رب العالمین

زندہ باد محمود!

عیدین و خطبات جمعہ

یہ تحریر ۱۹۶۲ء میں لکھی گئی تھی۔ اس وقت تک بفضلہ تعالیٰ چار عیدیں گزر چکی تھیں اور ہر عید خدا کے فضل سے ہمارے لیے خوشی کا ہی موجب ہوئی آخری عید الاضحیٰ مئی ۱۹۶۴ء میں کم از کم پانچ سو مرد و عورتیں تھے۔ جنہوں نے ہماری اقتدا میں نماز ادا کی اور خطبات سنے۔

پہلی عید الفطر میں، (خطبہ عربی میں پڑھا جسے برادرم جبریل سعید صاحب نے موقعہ بموقعہ میری مدد کے ذریعہ انگریزی میں ترجمہ کیا اور برادرم علی مختار باصاحب نے مقامی زبان (وولف) میں ترجمہ کیا جس سے خطبہ میں تین گنا وقت صرف ہو گیا۔ پھر جب میں نے دیکھا کہ عربی دان یا عرب تو کوئی ہے ہی نہیں جس کے لیے عربی میں خطبہ پڑھنا ضروری ہو۔ صرف "تبرک" کے طور پر یا جاہلوں پر رعب علمیت بٹھانے کے لیے ہی عربی کو اختیار کیا جاتا ہے میں نے عربی کی بجائے انگریزی میں خطبات دینے شروع کر دیے۔ جن کا ساتھ ساتھ مقامی زبان وولف (WOLOF) میں ترجمہ کر دیا جاتا ہے۔ اور عموماً یہ خدمت برادرم علی مختار باصاحب (پرنسپل کسٹم آفیسر گیمبیا) کے ہی سپرد ہے جب کسی لیکچر کا ترجمہ (ہینڈ ٹو) یعنی پروٹوکول یا اندرون گیمبیا کی زبان میں کرنا مقصود ہو تو برادرم غوث مصطفےٰ کیٹا صاحب (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔ گیمبیا) یہ خدمت بجا لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف وحی

(اَلَمْ نَجْعَلْ لَّکَ سُلْوَلَۃً فِیْ کُلِّ اَمْرٍ)

کی تصدیق ہوتی ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء

خطبات جمعہ بھی اسی طریقہ پر پڑھے جاتے ہیں اس وقت تک ہماری کوئی اپنی مسجد تعمیر نہیں ہوئی (جس کے لیے زمین کی تلاش ہے جو اس وقت بانجل میں نایاب ہے۔ اس لیے ہماری جمعہ کی نمازیں بھی گورنمنٹ ہاؤس کے سامنے کھلے میدان میں (جس کے باتھرسٹ ٹاؤن کونسل سے باقاعدہ تحریری اجازت لے لی گئی ہے) پڑھی جاتی ہیں۔ اور عیدین بھی وہاں ہی کھلے میدان میں سمندر کے کنارہ پر ہی پڑھی جاتی ہیں۔ مغرب و فجر کی نمازیں احمدیہ مشن میں ہی ادا کر لی جاتی ہیں۔

ہماری جمعہ اور عیدین کی نمازوں کی ایک یہ بھی خصوصیت ہے کہ ہماری بعض عورتیں بھی یہاں کے دستور کے خلاف ان میں شامل ہوتی ہیں۔ اور یہ بات عام لوگوں کے نزدیک ایک عجیب سی ہے کیونکہ ان کے "مقتدر" یعنی نام نہاد علماء کا یہ مذہب ہے کہ عورتیں اور لڑکیاں جمعہ اور عیدوں میں شامل نہ ہوں۔ لیکن امام کا شادی شدہ ہونا ان کے نزدیک واجب ہے۔

گیمبیا کے ایک بہت بڑے عالم دو جیہ کی جماعت میں شمولیت

گزشتہ سال ۱۹۶۱ء کی عید الاضحیٰ ہمارے لیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو خوشیوں کا موجب ہو گئی۔ اوّل تو خود عید تھی۔ دوسرے اس روز عید کے بعد گیمبیا کے مسلّمہ سب سے بڑے عالم اور جسٹس آف پیس (قاضی مصلح) جن کی عمر ۷۶ سال ہے اور جن کا اسم گرامی الحاج عثمان داؤد النجی (OSMAN D. NJIE) اور حرمین شریفین میں بھی چار پانچ سال رہ چکے ہیں اور ان کے والد صاحب باتھرسٹ کے چیف امام تھے، اور انگریزی و فرنچ بھی علاوہ عربی اور مقامی اپنی زبان کے اچھی طرح جانتے ہیں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ فالحمد للہ رب العالمین۔

ایک اور عالم

ان کے تھوڑی دیر بعد سنٹرل گیمبیا کے ایک اور عالم عبدالقادر ابراہیم الجگنی بھی بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہو گئے۔

یہ صاحب ان مولوی صاحبان میں سے تھے۔ جنہوں نے چیف امام صاحب باتھرسٹ کے ساتھ اس عرضداشت پر دستخط کیے تھے کہ گیمبیا میں احمدیہ مشن کو آنے کی اجازت نہ دی جائے فسبحان اللہ ذی العجائب۔

معززین سے ملاقاتیں

شروع میں باتھرسٹ کے معزز شہریوں سے رسمی ملاقاتیں وغیرہ ہوئیں۔ سب سے پہلے کولونیل سیکرٹری صاحب (M.R.K.G.S.SMITH) سے (جن کا نام بعد میں نئی کانسٹی ٹیوشن نافذ ہو جانے کی وجہ سے سول سیکرٹری بن گیا کیونکہ کالونی اور کالونیل ازم تو اب قابلِ نفرت نام ہو گئے) ملیا۔ برادرم کیٹا صاحب وچیرمین صاحب باتھرسٹ ٹاؤن کونسل (برادرم ابوبکر جنہ) ملاقات کی۔ ہز ایکسیلنسی گورنر ان کے بعد ان کے مشورہ سے ہز ایکسیلنسی گورنر صاحب گیمبیا (SIR.EDWARD HENRY WINDLEY) سر ایڈورڈ ہنری ونڈلی سے ملاقات کی اور انہیں ہماری طرف سے شائع کردہ قرآن شریف مترجم انگریزی اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام انگریزی اور ان کے ذریعہ ان کی اہلیہ صاحبہ کو اسلامی اصول کی فلاسفی انگریزی پیش کیں۔ جنہیں انہوں نے ازراہ ادب اپنی کرسی سے کھڑے ہو کر قبول کیا۔ (یہ گورنر صاحب پہلے کینیا مشرقی افریقہ میں بھی رہ چکے ہیں)

میں نے ان کے گیمبیا میں احمدیہ مشن کے قائم کرنے کی اجازت دینے کا بھی شکریہ ادا کیا جس پر انہوں نے بتلایا کہ جب میں نے دیکھا کہ آپ کا اور چیف امام صاحب باتھرسٹ کا ایسا ہی اختلاف ہے جیسے رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کا تو میں نے احمدیہ مشن قائم کرنے کی اجازت دیدی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

میں مارچ ۱۹۶۱ء میں یہاں آیا تھا۔ اور ملکہ الزبتھ ملکہ برطانیہ (خلافِ دستور شاہانِ برطانیہ کہ ان میں سے گزشتہ تین سو سال میں کوئی بادشاہ بھی افریقہ نہیں آیا) دسمبر میں غانا۔ لائبیریا اور سیرالیون سے ہوتی ہوئی گیمبیا میں تین دن کے لیے (باتھرسٹ میں صرف ایک دن رات) سرکاری دورہ پر مع اپنے خاوند کے آئی۔ باتھرسٹ کے معزز شہریوں کے زمرہ میں، میں ان کے استقبال کی سرکاری دعوت میں شامل ہوا۔ ہمارا ارادہ انہیں تحفہ (بصورت اسلامی کتب) پیش کرنے کا بھی تھا مگر افسران متعلقہ نے کہا کیا تو یہ کتابیں جو ہم دستی پیش کرنا چاہتے تھے۔ گولڈن چھپی ہوئی ہوں یا کم از کم ان کی جلدیں وغیرہ ہی سونے کی بنی ہوئی ہوں اس لیے ہم نے اپنے سونے کو محفوظ رکھنا مناسب سمجھا۔ کیونکہ غریبوں کا تو سونا پیش کر کے کچھ نہ نکل جاتا۔ مگر ملکہ کے خزانہ میں اس سے کوئی خاطر خواہ زیادتی نہ ہوتی۔ اور اس صورت میں سونا تو پیش ہوتا مگر ہمارا اصل مقصد ہمیں حاصل نہ ہوتا۔

یہاں یہ بات بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگی کہ ملکہ کی خدمت میں باتھرسٹ (کالونی) میں دو ایڈریس اور دو تحفے پیش ہوئے۔ سب اہل گیمبیا کی طرف سے ایک تحفہ اور ایک ایڈریس جسے چیف منسٹر گیمبیا (سابق اسلام سے مرتد عیسائی تھے) پڑھا اور پیش کیا۔ اہالیانِ باتھرسٹ کی طرف سے ایک تحفہ اور ایک ایڈریس جسے ہمارے برادرم ابوبکر جنہ چیئرمین صاحب باتھرسٹ ٹاؤن کونسل نے پڑھا اور پیش کیا۔

گیمبیا کے رؤساء (چیفس) کی طرف سے ایک تحفہ بصورت مقامی زنانہ پوشاک اور ایک ایڈریس انڈون پروینکیڑیٹ (سرکاما) قصبہ میں۔

علاوہ ازیں، وزیر تعلیم، وزیر اشغال، وزیر رسل و رسائل وغیرہ سے بھی ملاقاتیں کی ہیں گو ابھی تک یہ وزراء اور وزارتیں برائے نام ہی ہیں اور اختیارات کچھ بھی نہیں۔ مگر انشاء اللہ آمدہ چند سالوں میں حقیقت بن جائیں گی۔ اور گیمبیا بھی آزاد ملکوں میں شامل ہو جائے گا۔ اور "کمیونزم" کی بجائے "کامن ویلتھ" میں ایک اور مسلمان ملک کا اضافہ ہو جائے گا۔ یا شاید سینیگال کے ساتھ ہی مل جائے۔

اندرون ملک گیمبیا (پروینکیڑیٹ) کے تین چیفوں (رؤساء) سے بھی ملاقاتیں کی ہیں ایک چیف صاحب جو وزیر بھی ہیں۔ اپر ڈویژن کے رہنے والے ہیں۔ دوسرے دو علی الترتیب ویسٹرن اور لوئر ڈویژن کے چیف ہیں۔

پہلے تو یہ چیف درحقیقت اپنے اپنے علاقہ کے خود مختار بادشاہ ہی تھے مگر آہستہ آہستہ یورپین حکومتوں نے ان کو اس طرح گرا دیا کہ اب ان کی حیثیت ہمارے ملک کے سابقہ "ذیلدار" سے زیادہ نہیں اور ان کا تقرر و معزولی ڈسٹرکٹ کمشنر کے ہاتھ میں آچکا ہے اور اب یہ ہمارے ملک کے سابقہ "نواب" صاحبان یا "راجہ" کی طرح ہی ہیں۔ کہ صرف "نواب" یا "راجہ" کا نام ہی باقی رہ گیا ہے۔ حقیقت کچھ بھی نہیں۔ اور یورپ کی ایجاد کردہ نئی کانسٹی ٹیوشنوں نے تو ان کو اور بھی بے دست و پا کر کے رکھ دیا ہے

تقاریب میں شرکت

ایک لیکچر قصبہ جنسونگ میں دیا گیا جو یہاں سے آٹھ دس میل کے فاصلہ KOMBO میں واقعہ ہے اور جہاں اب بفضلہ تعالیٰ جماعت بھی قائم ہو چکی ہے۔

دو دفعہ یوم مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (۱۴ ربیع الاوّل) بھی یہاں آیا۔ اس ملک میں مولد النبی کی تقریب ایک عجیب تقریب ہوتی ہے (جسے یہ لوگ "گامو" GAMO کہتے ہیں جو عربی زبان کے "اَلْجَمْعُ" کا بگڑا ہوا لفظ ہے) اس کی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں۔

ایک تقریب جامع مسجد باتھرسٹ میں جملہ اہلِ اسلام باتھرسٹ کی طرف سے ہر سال ماہِ ربیع الاوّل میں مولد النبی کمیٹی کے زیر انتظام منعقد کی جاتی ہے۔ دونوں مرتبہ ہمیں بھی اس میں شمولیت اور مجھے تقریر کرنے کی دعوت ملی اور اسی طرح میں نے بھی یہاں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو تقریریں کیں۔

اس تقریب میں باتھرسٹ کے اکثر مسلمان مرد عورتیں اور بچے جمع ہوتے ہیں۔ اور یہ تقریب عشاء کی نماز کے بعد شروع ہوتی اور فجر کی نماز تک جاری رہتی ہے۔ گیمبیا کے مسلمان مرد و عورتیں اور بچے اس رات سونا منع سمجھتے ہیں اس لیے ساری رات GAMO میں ہی کٹتی ہے اور اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے نقطۂ نگاہ سے سب اہالیان باتھرسٹ کو بھی آگاہ کیا گیا۔ وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔

ایک مدرسہ کیلئے کوشش

افریقہ اور خصوصاً شمالی، مشرقی وسطی اور مغربی افریقہ میں یورپین اقوام کے آنے سے پہلے عربی تمدن و عربی ثقافت تھی اور عربی ہی علمی اور مشترک زبان تھی۔ یورپین اقوام پہلے بھی اور اب بھی عربوں اور ترکوں کو ہی اپنا خطرناک دشمن سمجھتی ہیں کیونکہ ان کے خیال خام میں عربوں اور ترکوں نے ہی انہیں مشرق اور اس کے ساتھ ملحقہ ممالک کی نعمتوں سے محروم کر دیا۔ اس لیے یورپین حکومتوں نے جب انہیں مقامی ملازموں اور ایجنٹوں کی ضرورت پڑی تو افریقہ میں چرچ منگوا لیے اور ان کو اہلِ افریقہ کو یورپین تعلیم دینے اور اپنا کلچر اور مذہب و تمدن پھیلانے کے لیے مقرر کر دیا۔ جہاں اسلام راسخ ہو چکا ہو۔ وہاں عیسائیت داخل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ایک قادر الکل خدا پر ایمان لانے والا اور اس سے براہ راست ہر قسم کے فیوض و برکات حاصل کرنے والا تین خداؤں کے گورکھ دھندے اور صلیب کے پھندے میں پھنس نہیں سکتا۔ اس لیے پادریوں نے یہ دجالی طریقہ ایجاد کیا کہ حکومت ان کے تمام اخراجات ادا کرے اور ان کو ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائے اور وہ وہی بچے اپنے سکولوں میں داخل کریں جن کے والدین عیسائی ہو جائیں۔ یا جو بچے خود اپنے آپ کو عیسائی لکھا دیں اور محمد و احمد کی بجائے جون اور پیٹر نام قبول کر لیں۔ اس کے بالمقابل غیور مسلمانوں کا ردعمل یہ تھا کہ اپنے بچے ان اسکولوں میں مت داخل کرو تا وہ عیسائی نہ بن جائیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آہستہ آہستہ تمام ایسے اداروں میں جنکا کسی نہ کسی رنگ میں یورپین حکومتوں یا یورپین تجارتی کمپنیوں سے تعلق ہو۔ نئے کرسٹان شدہ لوگ جمع ہو گئے اور افریقہ کے مسلمان بالکل بے دست و پا ہو کر رہ گئے۔

جب اسیروں کے رستگار فضلِ عمر محمود مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ کا دور شروع ہوا۔ اور یورپین حکومتیں ہر ملک سے بھاگنے پر مجبور ہو گئیں۔ یا بہ لفظ دیگر کولونیل ازم یا غلامی کا خاتمہ شروع ہوا تو مسلمانوں نے تعلیم کی کمی کو بہت بری طرح محسوس کیا۔ اس لیے اب افریقہ کے تمام عقلمند مسلمان اسلام پر قائم رہتے ہوئے تعلیمی ترقی کے طالب ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ اپنے پامال شدہ حقوق نئی کرسٹان قوم سے واپس لیں۔ اس نقطۂ نگاہ سے افریقہ میں دوبارہ اسلامی درسگاہیں قائم کرنے کی بہت ضرورت ہے تا بھولے بھالے مسلمان اور مسلمان بچوں کو نہ صرف یہ کہ عیسائی ہو جانے سے محفوظ رکھا جائے۔ بلکہ ان کی باعزت زندگی کا سامان بھی بنایا جائے۔

اس غرض کے لیے ہماری جماعت کی طرف سے نائیجیریا۔ غانا اور سیرالیون میں کچھ مدارس قائم کیے جا چکے ہیں۔ گیمبیا میں بھی ایسے اسلامی مدارس قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لیے یہ فیصلہ کیا گیا کہ سب سے پہلے ملک کے دارالحکومت میں ایک مدرسہ قائم کیا جائے اور پھر اس کام کو اندرون ملک تک وسیع کیا جائے۔

چونکہ باتھرسٹ ابھی تک (۱۹۶۲ء میں) انگریزوں کی زرخرید کالونی یا شہر ہے۔ اس لیے یہاں زمین قیمتاً تو خریدی نہیں جا سکتی۔ صرف حکومت کی طرف سے کرایہ پر ہی ایک مقررہ میعاد کے لیے مل سکتی ہے۔

پھر کوئی سکول بغیر اجازت گورنر گیمبیا کھولا نہیں جا سکتا اور گورنر حسب قواعد اجازت نہیں دے سکتا۔ جب تک ڈائرکٹر تعلیم اس بات کی تسلی نہ کرے کہ سکول کی بلڈنگ موجودہ قواعد تعمیرات کیمطابق، سکول کے مناسب حال نصاب محکمہ تعلیم کے جاری کردہ سکولوں کے مطابق، مدرس قابل اور تجربہ کار (کوالیفائیڈ) اور ان کی تنخواہیں حکومت کے مقررہ معیار (سکیل) سے کم نہ ہوں اور طلباء سے جو فیس وصول کی جائے وہ سرکاری سکولوں کی فیس سے کم نہ ہو، وغیرہ وغیرہ۔

ان پابندیوں کی وجہ سے سب سے پہلے قطعۂ زمین کی تلاش کی۔ جس کے لیے ہم سابق وزیر زراعت آنریبل ابراہیم جاہو مپا کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممنون ہیں جنہوں نے باتھرسٹ میں ایک مناسب قطعہ کی طرف راہنمائی کی۔ اور خود ساتھ جا کر نشان دہی کی اور رجسٹرار اراضی کراؤن کے دفتر میں ہمارے ساتھ گئے۔ اور یہ قطعہ ہمیں دینے کی سفارش کی۔ اور برادرم ابوبکر جنہ چیئرمین صاحب باتھرسٹ ٹاؤن کونسل و ہیڈ سروے ڈیپارٹمنٹ گیمبیا نے نقشہ وغیرہ تیار کروا کر دینے اور متعلقہ افسروں کے پاس سفارش کی اور برادرم کیٹا صاحب پریذیڈنٹ جماعت جو متعلقہ افسروں کے پیچھے رات دن پڑے رہے۔ آخر اٹھارہ ماہ کی جدوجہد کے بعد اس ماہ گورنمنٹ کی طرف سے اطلاع مل گئی ہے۔ کہ مطلوبہ قطعۂ زمین مدرسہ کے لیے جماعت احمدیہ کو دینا منظور کر دیا گیا ہے اور عنقریب باضابطہ کرایہ نامہ کے کاغذات تکمیل کے لیے آپ کو بھیج دیئے جائیں گے۔ فالحمد للہ رب العالمین۔

ڈائرکٹر صاحب تعلیم سے بھی اس عرصہ میں جملہ معلومات وغیرہ حاصل کی جا چکی ہیں۔ امید ہے کہ مطلوبہ قطعۂ زمین کا قبضہ مل جانے پر عمارت تعمیر ہونے پر اور مناسب اساتذہ سرکاری معیار کے مطابق مہیا ہو جانے پر انشاء اللہ سکول کا افتتاح کیا جا سکے گا۔ والی اللہ ترجع الامور

تعلیم القرآن

میرے یہاں وارد ہونے کے وقت جس قدر بھی احمدی احباب اس وقت موجود تھے ان میں سے کوئی بھی قرآن شریف (ناظرہ) نہیں پڑھ سکتے تھے۔ اس لیے ۵ اپریل ۱۹۶۱ء سے ایسے اصحاب کے لیے جو قرآن شریف پڑھنا چاہیں ایک کلاس کا اجراء کیا گیا ہے جس میں بیس بائیس اصحاب شامل ہوئے۔ ان کو ایک ماہ میں قواعد قرأت بلیک بورڈ کی مدد سے پڑھائے گئے۔ اور اب تک سولہ ۱۶ سیپارے پڑھائے جا چکے ہیں۔ پڑھائی کے ساتھ ساتھ روزانہ سبق کا انگریزی ترجمہ بھی سنا دیا جاتا ہے اور ضروری آیات و مسائل کی تشریح بھی کر دی جاتی ہے اور اس طرح اس کلاس سے دوہرا فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔

علاوہ ازیں درس کے طور پر تیسویں سپارہ کی تمام سورتوں کی مفصل تفسیر بھی بیان کی ہے کیونکہ عام طور پر یہی سورتیں ہی نماز میں پڑھی جاتی ہیں اور اب پارہ اوّل سے تفسیر شروع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن شریف کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق بخشے کیونکہ یہی قرآن شریف کو پڑھنے اور پڑھانے کا مقصد ہے۔

تبلیغی سفر

باتھرسٹ "بانجل" جو گیمبیا میں صرف ایک ہی شہر ہے، کام کرنے کے علاوہ باتھرسٹ کے جزیرہ سے باہر بھی گیمبیا کے مندرجہ ذیل گیارہ مقامات کے بھی تبلیغی سفر کیے گئے ہیں جو باتھرسٹ سے تیس چالیس میل کے حلقہ کے اندر واقع ہیں۔

(۱) BARRAH (۲) ESSAU
(۳) MAYAMBA (۴) SIERRAKUNDA
(۵) LITTLE BATHURST
(۶) BAKAU (۷) JESWUNG
(۸) YANDUM (۹) BIRKAMA
(۱۰) BUSHRA (۱۱) GUNJUR

ان میں سے کچھ مقامات دریائے گیمبیا کے مشرقی کنارہ پر واقع ہیں اور کچھ مغربی کنارہ پر۔

قبضۂ تقدیر میں دل ہیں اگر چاہے خدا
پھیر دے میری طرف آجائیں پھر بے اختیار

زائرین احمدیہ مشن و ڈاک

احمدیہ مشن میں آنے والے قابلِ ذکر زائرین کی تعداد بھی اوسطاً چالیس پچاس اشخاص ماہوار رہتی ہے۔ سب کی مناسب خدمت کی جاتی ہے لٹریچر بھی مناسب حال دیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ خط و کتابت یعنی ڈاک بھی ضروری کام ہے۔ ان کی تعداد بھی تقریباً یکصد خطوط و پیکٹ ماہوار ہے اس وقت تک مرسلہ خطوط و پیکٹوں وغیرہ کی تعداد ۱۶۵۰ ہے۔

نشر و اشاعت

اللہ تعالیٰ کا احسان اور اس کا بے انتہا شکر ہے کہ وکالت تبشیر اپنی شائع کردہ کتابوں اور رسائل سے ہماری مدد کر رہی ہے اور یہ کتابیں معززین میں مفت تقسیم کر کے ان کے ذہنوں میں بلندی اور ان کے افکار کو اسلامی نوروں سے منور کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ وکالت تبشیر تحریک جدید کو اور تمام مخلصینِ سلسلہ احمدیہ کو جن کی مالی قربانی سے یہ کتابیں تیار ہوتی ہیں اپنی جناب سے بہترین سے بہترین بدلہ عطا فرماوے آمین۔

لیگوس (نائیجیریا) سے اپنے ہفتہ وار اخبار "THE TRUTH" کی یکصد کاپیاں فی ہفتہ یعنی چار پانچ سو کاپیاں ماہوار منگوا کر تقسیم کی گئیں اور ریویو آف ریلیجنز کی دس کاپیاں اور دی مسلم ہیرلڈ لنڈن کی پانچ کاپیاں ماہوار بھی تقسیم کی جاتی رہیں۔

ان کے علاوہ وہ مقامی خاص ضروریات کے مطابق اس وقت تک چار پمفلٹ بھی شائع کیے جا چکے ہیں۔

۱۔ پہلے پمفلٹ کا عنوان

YOUR PROMISED IMAM HAS COME ہے

جو اگست ۱۹۶۱ء میں چار ہزار کی تعداد میں گورنمنٹ پریس گیمبیا سے چھپوا کر (کیونکہ اس کے علاوہ کوئی اور پریس یہاں نہیں۔ جو یہ کام کر سکے) شائع کیا گیا۔

یہاں اس امر کا لکھنا ضروری ہے کہ جب اس دور دراز ملک کے لوگوں کو بتلایا جاتا ہے کہ امام مہدی معہود اور مسیح موعود علیہ السلام ظاہر ہو چکے ہیں۔ تو وہ دریافت کرتے ہیں: کب؟ اس پر ان کو کہا جاتا ہے۔ آج سے ۸۰ سال قبل۔ تو وہ کہتے ہیں ۸۰ سال قبل؟

ہمیں تو اب تک کسی نے بتلایا ہی نہیں اور آپ اس دعوت کو ہم تک پہنچانے میں اسّی سال دیر سے کیوں پہنچے ہیں؟ ان کا یہ جواب سنکر اپنی بے بسی کا جسقدر احساس ہوتا ہے کہ ہم اس عظیم الشان دعوت کو اس موجودہ تیز رفتار دنیا میں ۸۰ سال تک اس خطۂ زمین میں پہنچانے سے قاصر رہے، اس احساس بے بسی یا قصور کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جن کو حساس طبیعت سے کچھ حصہ ملا ہے!

خدا کرے کہ ہم سب دنیا میں منادی کر سکیں کہ مہدی آخر الزمان اور مسیح موعود ظاہر ہو چکے ہیں تا مہدی آخر الزماں و مسیح محمدی علیہ السلام کی دعاؤں سے جو معجزات اور تغیرات اس وقت دنیا میں ظاہر ہو رہے ہیں وہ کسی دوسرے شخص کی طرف منسوب یا اتفاقی حوادث قرار نہ پا سکیں۔

۲۔ دوسرا پمفلٹ

LISTEN TO THE WARNER

کے نام سے چار ہزار طبع ہوا۔

۳۔ تیسرا پمفلٹ

AN UNCHANGEABLE LAW OF GOD

۵۰۰ کی تعداد میں سائیکلوسٹائل کروا کر شائع کیا گیا۔

۴۔ چوتھا ٹریکٹ

DISCOVERY OF BAHAISM

بہائیوں کے ایک مخفی مبلغ متعینہ گیمبیا کے ایک مقالہ کے جواب میں ہے۔ (یاد رہے کہ بہائیوں نے یہاں ۱۹۵۲ء سے ایک مشن کھول رکھا تھا) جس میں اس نے اپنے مزعومہ "بہاء اللہ" کی صداقت کو قرآن شریف کی بعض آیات سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہوئی تھی۔

ہمارا یہ ٹریکٹ چھوٹے سائز کے ۲۴ صفحات کا ہے جو دو ہزار کی تعداد میں ربوہ سے طبع کروایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کے بہترین نتائج پیدا فرما دے۔ آمین۔

مبلغ صاحب سینیگال و آئیوری کوسٹ کی آمد

گزشتہ سال ماہ مئی کے آخر میں برادرم قریشی مقبول احمد صاحب فاضل سابق مبلغ انگلستان سینیگال میں مشن قائم کرنے کے لیے جاتے ہوئے چند روز گیمبیا میں ہمارے پاس ٹھہرے سینیگال میں جانے پر انہیں وہاں کی حکومت نے (جو فرانس کے رنگ سے رنگین ہے) مستقل رہائش اور احمدیہ مشن قائم کرنے کی اجازت نہ دی۔ اس لیے برادرم قریشی صاحب دوبارہ گیمبیا میں ماہ جون کے شروع میں ہی واپس آگئے اور چالیس دن ہمارے پاس مقیم رہے۔

احمدیہ مشن گیمبیا کو ان کے یہاں قیام سے بہت فائدہ پہنچا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

برادرم قریشی صاحب بھی گیمبیا کی جماعت احمدیہ سے بہت خوش ہوئے اس عرصۂ اقامت گیمبیا میں انہیں آئیوری کوسٹ میں رہائش کی اجازت مل گئی اور آپ حسب ہدایت وکالت تبشیر ۱۹ جولائی ۱۹۶۱ء کو گیمبیا سے آئیوری کوسٹ کے لیے روانہ ہو گئے۔ ان کی یہاں تشریف آوری اور روانگی کے مواقع پر ان کے اعزاز میں استقبالیہ اور الوداعی دعوتیں دی گئیں اور دعاؤں سے ان کو ہوائی مستقر باتھرسٹ میں خوش آمدید اور الوداع کہا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہر مقام پر ان کے ساتھ بھی ہو۔ اور خدمتِ اسلام و احمدیت کی بیش از بیش توفیق عطا فرماوے آمین۔

نومبایعین

اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک سو عاقل و بالغ اصحاب کو بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی بھی توفیق عطا فرما دی ہے ان میں سے بعض عیسائیت کو چھوڑ کر احمدیت میں داخل ہوئے ہیں اور یہ سب باتھرسٹ (کالونی) کے علاوہ اندرون ملک گیمبیا (پروٹکریٹ) سے بھی ہیں اور اس وقت تک ہماری جماعت گیمبیا کے چاروں ڈویژنوں (ویسٹرن۔ سنٹرل بیکارتی اور اپر ڈویژن) کے مندرجہ ذیل تیرہ مقامات

DIABUGU, BASSE, GEORGE TOWN, SUTUKUNG, KANTAUR, KEREAN, SALIKENYA, PARABA BANTA, GANJUR, BIR KAMA, JESWANG SIERRA KUNDA, ESSAU —

میں قائم ہو چکی ہے۔ اگر ان مبایعین اصحاب کے اہل و عیال کو بھی شامل کر لیا جائے تو کم سے کم ۵۰۰ نفوس خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت میں شامل ہو چکے ہیں۔ جن میں ہر طبقہ اور قبیلہ کے لوگ شامل ہیں اور ان کا معتدبہ حصہ دین و دنیا کے لحاظ سے اچھی حیثیت کا مالک، یعنی کچھ آنریبل بھی ہیں۔ کچھ کونسلر اور معزز افسرانِ حکومت بھی۔ فالحمد للہ رب العالمین واللّٰھم زد و بارک

دعائے نعم البدل

میرا پوتا ابن میاں نعیم احمد بعمر سات دن وفات پا گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن
احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور والدین کو نعم البدل عطا کرے آمین۔

(میاں غلام احمد سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار فیصل آباد)

الفضل میں اشتہار دینا
کلید کامیابی ہے
(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلسِ شوریٰ کیلئے تجاویز جلد بھجوائیں : (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اپنے محبوب آقا کی دعائیں لینے کیلئے احمدی بچے بھی قربانی کرتے ہیں

راولپنڈی سے مکرمہ بیگم ذکیہ عارف صاحبہ مطلع فرماتی ہیں کہ میرے شوہر کو ۲½ سال سے پنشن نہیں مل رہی ..... میں نے اپنے تینوں بچوں کو تحریک کی کہ اب جبکہ آپ کو عیدی اور جیب خرچ اکٹھے مل گئے ہیں۔ آپ اپنا نام ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شمولیت کے لئے اپنے پاس سے چندہ تحریک جدید ادا کریں۔ تینوں بہن بھائیوں نے بخوشی مان لیا۔ تینوں نے اپنا چندہ تحریک جدید ادا کر دیا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ!

اس قسم کا ایمان افروز نظارہ قریباً ہر احمدی گھرانہ میں ظاہر ہوا ہے جس سے ظاہر ہے کہ احمدی بچوں میں اپنے مقدس و محبوب امام کی دعائیں لینے کی کتنی تڑپ ہے۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ!

(وکیل المال اول تحریک جدید)

"اچانک پھل لگ گیا"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ محبت کا پیغام لائے ہیں۔ سب سے زیادہ احسن قول آپؐ کا قول تھا۔ سب سے زیادہ حسن عمل آپؐ کا تھا۔ اس کے باوجود سب سے زیادہ مخالفت آپؐ سے کی گئی تو پھر فرمایا۔ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ۔ اس کا مطلب کیا ہوا اس مضمون کو صبر نے کھولا۔ فرمایا شروع میں ایسا ہی ہوگا۔ جب تم نیک کاموں کی طرف بلانا شروع کرو گے تو شروع میں قوم کا اسی قسم کا ردعمل ہوگا۔ تمہاری محبتوں کے نتیجہ میں شدید نفرتیں پیدا ہوں گی لیکن اگر تم متزلزل نہ ہوئے۔ اگر تم محبت پر قائم رہے اگر قول اور فعل کے حسن پر قائم رہے تو پھر اس صبر کے نتیجہ میں اذا الذی والا واقعہ رونما ہوگا اور جب ایسا ہوگا تو تمہیں یوں لگے گا جیسے اچانک ہو گیا ہے۔ حالانکہ صبر اندر ہی اندر مخالفتوں کو کھا جاتا کرتا ہے۔ صبر میں بڑی قوت ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ صبر کرنے والے کی دعائیں اور کوشش جب پھل لاتی ہیں تو یوں لگتا ہے جیسے اچانک پھل لگ گیا ہے۔"

(خطبہ جمعہ مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۸۳ء الفضل)

(قیادت اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

مکرمہ زہرہ بیگم بیوہ چوہدری علی محمد مرحوم زمیندار نوکوٹ سندھ معرفت ماسٹر عبد الحمید چک ۶۹ گھسیٹ پور براستہ شاہ کوٹ ضلع فیصل آباد نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قطعہ ۱۶/۴ مرحوم کے نام الاٹ ہے ورثاء مندرجہ ذیل ہیں۔

زہرہ بیگم بیوہ، محمود احمد، سعید احمد، شریف احمد پسران، نامرہ بیگم۔ تہذیب النساء بیگم شمیم اختر، سعیدہ اقبال، محمودہ فردوس دختران۔

استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ مندرجہ بالا ورثاء کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دیجائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

سمن آباد۔ لاہور میں رمضان المبارک کیسے گزرا

خدا تعالیٰ کے فضل حسب سابق امسال بھی حلقہ ہذا میں رمضان شریف اپنی پوری زندگی کے ساتھ گزرا۔ مکرم مولوی عبد السلام صاحب طاہر مربی سلسلہ مقیم لاہور صبح ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک صدر حلقہ ہذا کے مکان پر خواتین میں درس دیتے رہے اور شام کو افطاری تک مسجد حلقہ ہذا میں درس قرآن شریف دیتے رہے جس میں ۴۰ افراد شریک ہوتے رہے۔ مختلف احباب نے ایک ایک افطاری اپنے ذمہ لے رکھی تھی۔ ہر افطاری نہایت اہتمام۔ انتظام اور پُر سکون ماحول میں ہوتی رہی جس موقعہ پر بعض دوسرے حلقوں کے احباب بھی شریک ہوتے رہے۔ رات کو جناب حافظ عبد الجلیل صاحب کے ذریعے تراویح کا بندوبست تھا ایک کثیر تعداد احباب کو اس نعمت سے بھی مستفید ہوتی رہی۔ ستائیسویں کی رات تراویح میں قرآن مجید کا ایک دور مکمل ہونے پر تقریب ہوئی۔ انتیسویں رمضان کی شام کو مربی صاحب کے ذریعے اجتماعی پُرسوز دعا ہوئی۔ افطاری کا انتظام تھا۔ اس لحاظ سے حلقہ سمن آباد لاہور کے جملہ افراد، لجنہ ناصرات، انصار خدام اور اطفال نے صحیح معنوں میں رمضان شریف کی برکات سے وافر حصہ حاصل کرنے کی پوری پوری کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

(ملک عبد الوحید سلیم سیکرٹری ضیافت حلقہ سمن آباد۔ لاہور)

دعائے مغفرت

• برادرم محمد ابراہیم صاحب چکی والے دار الرحمت وسطی ربوہ کی والدہ صاحبہ مسماۃ حسن بی بی صاحبہ ۱۵ جولائی ۱۹۸۳ء کو ۲½ بجے دوپہر بعمر ۸۵ سال بقضائے الٰہی انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۱۶ جون کو بعد نماز ظہر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مسجد مبارک میں اُن کی نماز جنازہ پڑھائی اور بعدہٗ ان کے صاحبزادگان کو شرف معانقہ سے نوازا۔

دو بجے دوپہر خاکسار نے بعد تدفین مقبرہ بہشتی ربوہ میں ان کی بلندیٔ درجات کی دعا کروائی۔ مرحومہ متواضع، ملنسار، مہمان نواز اور عبادت گزار تھیں۔ متعدد بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔

خاکسار کی ممانی اور خوشدامن تھیں۔ آپ نے چار لڑکے دو لڑکیاں، انیس پوتے پوتیاں گیارہ نواسے نواسیاں ایک پڑپوتا، پڑپوتی، اور پڑنواسہ اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(محمد ابراہیم حنیف ۳/۴ دار العلوم غربی ربوہ)

• خاکسار کی خوشدامن ۱۸ مئی ۱۹۸۳ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ عرصہ ۱½ ماہ سے بعارضہ بخار بیمار تھیں بعد میں دل کا عارضہ بھی لاحق ہو گیا جو کہ جان لیوا ثابت ہوا۔ مرحومہ بہت صالح۔ مہمان نواز۔ ہر ایک کی ہمدرد و غمگسار اور باعزت خاتون تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو لڑکے تین لڑکیاں بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے مرحومہ پلاٹور چک ۲۸۷ ج ب کی رہنے والی تھیں۔ نام سردار بیگم زوجہ محمد بخش مرحوم تھا۔

(محمد احمد اشرف معلم وقف جدید۔ ربوہ)

"گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو"

(حضرت اقدس)

بجٹ کل افراد کے لحاظ سے ہوگا۔ خواہ دھند ہوں یا نادہند

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں ۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۲۹۲ :-

میں چراغ بی بی زوجہ چوہدری نبی احمد صاحب پہلوان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۴۷ء ساکن پنڈی بھاگو ۵۰ر خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ زیور۔ ایک جوڑی بالیاں طلائی وزنی چار ماشہ مالیتی ۷۰۰/- روپے (سات صد روپے)

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۵۰۰۰/- روپے (پانچ ہزار روپے)

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- چراغ بی بی زوجہ چوہدری نبی احمد صاحب پہلوان ساکن پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد نمبر ۱ :- نواب خان صدر جماعت احمدیہ پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد نمبر ۲ :- ظفر اللہ خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۵۲۹۳ :-

میں مبشر احمد شاہد ایم اے ولد محمد رفیع صاحب قوم مغل پیشہ واقف زندگی عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۳ جنوبی ۵ر خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۴/۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری فی الحال کوئی جائیداد نہیں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ یکم مئی ۱۹۸۳ء سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- مبشر احمد شاہد ایم۔ اے مربی سلسلہ چونڈہ ۵ر مسجد احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد نمبر ۱ :- چوہدری ظہور احمد باجوہ ناظر امور عامہ وصیت نمبر ۶۵۷۹۔

گواہ شد نمبر ۲ :- ملک سعید احمد رشید مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۳۷۱۵۔

مسل نمبر ۲۵۲۹۴ :-

میں عبد الغفور ولد رحمت اللہ صاحب قوم آرائیں عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۴۴ء ساکن چھنیاں نزد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳/۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ زرعی اراضی خسرہ نمبر ۸۹۵ رقبہ ۷ کنال ایک مرلہ موضع چھنیاں نزد ربوہ جس کی قیمت ۲۰۰۰۰/- روپے (بیس ہزار روپے) اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ بچوں کی طرف سے مل رہے ہیں اور مبلغ ۵۰۰/- روپے سالانہ آمدانہ جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- چوہدری عبد الغفور ولد رحمت اللہ صاحب ساکن چھنیاں نزد ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۱ :- قریشی صفدر علی آف چھنیاں کلرک دفتر وصیت ربوہ

گواہ شد نمبر ۲ :- نذیر احمد باجوہ کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

مسل نمبر ۲۵۲۹۵ :-

میں عابدہ خانم زوجہ جاوید احمد جاوید صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۳ ج ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰/- روپے (دو ہزار روپے)

۲۔ تفصیل زیور طلائی: انگوٹھی ایک عدد ہار ایک عدد کانٹے ایک جوڑی کل وزن ۵ تولے اندازاً موجودہ قیمت مبلغ ۱۰۰۰۰/- روپے (دس ہزار روپے)

۳۔ ایک عدد سکنی پلاٹ دار العلوم شرقی ربوہ جس کا رقبہ ۴ مرلے ۳۸ مربع نٹ جس کی موجودہ قیمت اندازاً مبلغ دس ہزار روپے

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- عابدہ خانم زوجہ جاوید احمد جاوید صاحب چک ۳۳ ج ب ضلع فیصل آباد

گواہ شد نمبر ۱ :- جاوید احمد جاوید وصیت ۲۲۴۷۱ خادند موصیہ۔

گواہ شد نمبر ۲ :- چوہدری ولی محمد وصیت نمبر ۱۶۷۲۰۔

مسل نمبر ۲۵۲۹۶ :-

میں آمنہ بی بی بیوہ شیخ اللہ دتہ صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن جڑانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۳/۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ زیور طلائی کانٹے ڈیڑھ (۱½) تولہ موجودہ قیمت فی تولہ ۲۰۰۰/- روپے کل قیمت ۳۰۰۰/- روپے (تین ہزار روپے)

۲۔ حق مہر ۵۰۰/- روپے کل میزان ۳۵۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- آمنہ بی بی بیوہ شیخ اللہ دتہ صاحب مرحوم ۵ر ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ مسجد بازار گلی نمبر ۱ جڑانوالہ ضلع فیصل آباد

گواہ شد نمبر ۱ :- وسیم احمد ولد غلام نبی جیمہ مربی سلسلہ جڑانوالہ۔

گواہ شد نمبر ۲ :- ایچ ڈاکٹر عبد الرحمٰن امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ ضلع فیصل آباد۔

ہنرمند افراد وطن عزیز کا سرمایہ ہیں۔ آئیے آپ کو ہنر سکھائیں ۔

مہتمم صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناظران وممبران صدر انجمن احمدیہ برائے سال ۶۳-۱۳۶۲ھش / ۸۴-۱۹۸۳ء کا تقرر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال ۶۳-۱۳۶۲ھش / ۸۴-۱۹۸۳ء (از یکم جولائی ۱۹۸۳ء تا ۳۰ جون ۱۹۸۴ء) کے لئے درج ذیل ناظران ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے تقرر کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

۱۔ مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب
صدر، صدر انجمن احمدیہ و ناظر اعلیٰ
(نظارت زراعت۔ نظارت ضیافت بھی زیر نگرانی ہیں)

۲۔ مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
ایڈیشنل ناظر اعلیٰ، ناظر خدمت درویشان

۳۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ
ناظر امور عامہ و خارجہ

۴۔ مکرم صوفی غلام محمد صاحب
ناظر بیت المال خرچ۔ ناظر اعلیٰ ثانی

۵۔ مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد
ناظر بیت المال آمد

۶۔ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب
ناظر اصلاح وارشاد۔ صدر مجلس کارپرداز

۷۔ مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
ناظر تعلیم

۸۔ مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف
ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد
(تعلیم القرآن)

۹۔ مکرم سید عبدالحی صاحب
ناظر تصنیف واشاعت

۱۰۔ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب
ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی

۱۱۔ مکرم میجر عبدالقادر صاحب
ناظر دیوان

ممبران:۔

۱۲۔ مکرم ناظر صاحب شباب ممبر
۱۳۔ " صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ "
۱۴۔ " وکیل الاعلیٰ صاحب تحریک جدید "
۱۵۔ " مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا ممبر
۱۶۔ " خان بشیر احمد صاحب رفیق ممبر
۱۷۔ " سلطان محمود صاحب انور مربی ممبر
۱۸۔ " شیخ مظفر احمد صاحب ظفر فیصل آباد ممبر
۱۹۔ " چوہدری حمید نصر اللہ صاحب لاہور "
۲۰۔ " " بشیر احمد صاحب شیخوپورہ "
(قائمقام صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

ربوہ میں مکان بنانے یا زمین خریدنے والے متوجہ ہوں:

بہت سے احباب ربوہ یا اس کے مضافات میں مکان بنانے کے خواہشمند ہیں بعض بنا بنایا مکان اور بعض خالی قطعہ زمین خریدنا چاہتے ہیں۔ ایسے احباب کے لئے دفتر کمیٹی آبادی ربوہ نے مدد۔ مشورہ اور معلومات مہیا کرنے کا انتظام جاری کیا ہے۔ لہٰذا ایسے تمام احباب اپنی ضرورت سے دفتر کمیٹی آبادی ربوہ کو مطلع کریں اور اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔ امید ہے اس طرح احباب کو جو غیر معمولی قیمتیں ادا کرنی پڑتی ہیں اور دوسرے مسائل پیدا ہوتے ہیں وہ بھی دور ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

(سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

(بقیہ بر منگھم)

مرزا نصیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۹ مئی کو مشن ہاؤس برمنگھم میں یوم خلافت پر جلسہ کا انعقاد ہوا۔

اس دفعہ حاضری بفضلہ تعالیٰ دو صد کے قریب تھی جو برمنگھم کی نسبت سے بہت اچھی اور ایمان افروز حاضری ہے۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ نظم کے بعد فرید احمد صاحب ڈاکٹر محمد ذکریا صاحب مطیع اللہ صاحب درد۔ چوہدری عبدالحفیظ صاحب۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب۔ محمد الیاس صاحب نے تقاریر کیں۔ آخری تقریر مرکزی مبلغ مرزا نصیر احمد صاحب نے کی۔ اس موقعہ پر مشن کی مطبوعات یک صد پونڈ فروخت کی گئیں۔

حاضرین کی خدمت میں اس موقعہ پر چوہدری عبدالحفیظ صاحب نے اپنی پوتی کے عقیقہ کی مناسبت سے کھانا پیش کیا۔ نومولودہ مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب کی نواسی ہے۔

(مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

فارم اصل آمد کے بارہ میں ضروری ہدایات

موصی احباب / سیکرٹریان مال خصوصی توجہ فرمائیں

۱۔ ہر ایسے موصی / موصیہ کے لئے سالانہ فارم اصل آمد پُر کرنا لازمی ہے۔ جو کسی بھی قسم کی آمدنی رکھتے ہوں۔ یہ یاد رہے کہ اصل فارم آمد میں سال گذشتہ یکم جولائی ۱۹۸۲ء تا ۳۰ جون ۱۹۸۳ء کی آمد لکھی جائے۔

۲۔ اگر ایک سے زائد ذرائع سے آمدنی ہوتی ہو تو اصل فارم آمد میں ہر ایک قسم کی آمدنی کا الگ الگ ذکر کرنا بہاں ضروری ہے وہاں یہ امر خود موصی کے حق میں فائدہ مند ہے۔

۳۔ تنخواہ دار افراد اپنے فارم آمد میں اصل تنخواہ کے علاوہ ملنے والے الاؤنسز کا ذکر بھی الگ الگ کریں اور اگر ممکن ہو تو ان الاؤنسز کی ذرا تفصیل بھی بیان کر دیں تاکہ دفتر وصیت اس تفصیل کی روشنی میں فیصلہ کر سکے کہ آیا ان الاؤنسز پر چندہ دینا واجب ہے یا نہیں۔

۴۔ فارم آمد میں دو قسم کے خانے آمد کے اندراج کے لئے ہوتے ہیں۔ اول وہ جن میں آمد کی مختلف قسموں کا ذکر ہے۔ اور دوم وہ خانے جن میں ماہوار یا سالانہ آمد درج کرنی ہوتی ہے۔ موصی احباب اور سیکرٹریان مال سے درخواست ہے کہ دونوں قسموں کی خانہ پُری توجہ سے کی جائے تاکہ فارم آمد دوبارہ پُر کرانے کی ضرورت پیش نہ آئے۔

۵۔ فارم آمد میں جائیداد کے اندراج کے لئے بھی الگ خانے ہوتے ہیں۔ اور ہر موصی / موصیہ کے لئے لازمی ہے کہ وہ دوران سال اپنی جائیداد میں ہونے والی کمی بیشی کا معین ذکر ان خانوں میں ضرور کرے۔ اکثر احباب اس کی اہمیت کا احساس نہیں رکھتے۔ اور بعد ازاں جائیداد سے متعلق ضروری امور کا فیصلہ کرنے میں جب دقتوں کا سامنا کرنا پڑے تو یہ امر شکایات کی صورت اختیار کر لیتا ہے جو درست نہیں۔

۶۔ ایسی جائیداد جس سے موصی کو آمدنی ہوتی ہے اس آمدنی پر ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۱۶ کی شرح سے چندہ وصیت عائد ہوتا ہے۔ اس لئے فارم آمد پر جائیداد سے ہونے والی آمدنی کا نمایاں ذکر ضروری ہے۔

۷۔ موصی اگر اپنی جائیداد کا حصہ وصیت تشخیص کروانے کے بعد قواعد کے مطابق عمل ادا کر دے تو اس جائداد کی آمدنی پر وصیت کا چندہ واجب نہیں رہتا۔ البتہ موصی کے جذبۂ قربانی سے یہ توقع ضرور رہتی ہے کہ وہ اپنے قربانی کے تسلسل کو قائم رکھنے اور ثواب کا دروازہ کھلا رکھنے کے لئے پھر بھی کچھ چندہ اپنی مرضی سے ادا کرتا رہے لیکن موصی کو اس بارہ میں مجبور کرنا درست نہیں۔ لیکن فارم میں اس کی وضاحت ضرور ہونی چاہیئے۔

۸۔ زمینداری احباب کی ذاتی ملکیت والی زمین سے جو آمدنی ہو اس پر چندہ وصیت ۱/۱۶ کی شرح سے دینا ہوتا ہے۔ لیکن جو زمین ٹھیکہ پر لے رکھی ہو اس آمد پر شرح چندہ ۱/۱۰ ہوتی ہے۔ موصی احباب اور سیکرٹریان مال اس فرق کو ضرور ملحوظ رکھیں۔

۹۔ فارم آمد کی پشت پر تفصیلی ہدایات درج ہوتی ہیں۔ فارم پُر کرتے وقت ان ہدایات سے راہنمائی حاصل کرنی چاہیئے۔ اور اگر پھر بھی کوئی امر واضح نہ ہو تو دفتر وصیت کو صورت حال لکھ کر وضاحت کروا لی جائے۔

۱۰۔ فارم اصل آمد کے دو پرت ہوتے ہیں دونوں پر موصی کے دستخط معہ پتہ ضروری ہیں۔ موصی کے دستخط کے بغیر موصول ہونے والے فارم منظور نہیں کئے جاتے۔ نیز فارم کا نچلا پرت خاص طور پر سیکرٹری مال مقامی کی تصدیق کے ساتھ آنا چاہیئے۔ اس تصدیق کو نظر انداز کرنا قواعد وصیت کی خلاف ورزی ہے۔ جو موصی کے مقام کے منافی ہے۔

سلطان محمود انور
سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ